میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں بہتر دوزخی ہوں گے اور ایک جنتی اور وہ وہی فرقہ ہوگا جو میرے اور میرے صحابہ
کے نقش قدم پر ہوگا۔ الحدیث

۷۳

اسلامی فرقے

اور ان کی

تاریخ و عقائد

تالیف

الشاہ مفتی غلام سرور قادری

مرکزی ادارہ :

مکتبہ مصباح القرآن

(جامعہ غوثیہ ، گلبرگ ۰ لاہور)

استاذ العلماء حضرت علامہ ...

24-12-98

۷۳ اسلامی فرقے

اور ان کی

تاریخ و عقائد

الشاہ مفتی غلام سرور قادری

ناشر

مکتبہ مصباح القرآن

جامعہ رشیدیہ ٹرسٹ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور ۸۷۲۳۹۶۵

نام کتاب ——— ۷۳ تہتر فرقے

تالیف ——— الشاہ مفتی غلام سرور قادری

طباعت ——— اول

مطبع ——— عباس سرور پرنٹنگ پریس لاہور

بار ——— اول ۱۴۰۹ھ - ۱۹۸۹ء ماہ جمادی الاولیٰ

تعاون ——— حضرت الحاج عبد الرشید قریشی مشاورۃ خدمت سرپرست ادارہ ہذا۔

ہدیہ ———

مقامِ اشاعت ——— دارالعلوم غوثیہ رضویہ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور

ناشر ——— مرکزی ادارہ مصباح القرآن لاہور

ملنے کا پتہ

مکتبہ مصباح القرآن (رجسٹرڈ)
مین مارکیٹ گلبرگ - لاہور

فہرست مضامین

اختلاف

شروع شروع میں روئے زمین پر بسنے والوں میں کوئی اختلاف نہ تھا سب ایک ہی عقیدہ رکھتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ
بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ
وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ إِلَّا الَّذِيْنَ
أُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ
الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى
اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا
مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

(البقرۃ: ۲۱۳)

لوگ ایک دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری کہ وہ لوگوں میں ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن حکم آچکے آپس کی سرکشی سے تو اللہ نے ایمان والوں کو وہ حق بات سوجھا دی جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔

(ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی)

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے عہد نوح علیہ السلام تک سب لوگ ایک دین اور ایک شریعت پر تھے پھر ان میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو مبعوث فرمایا یہ بعثت میں پہلے رسول ہیں۔

(خازن ج ۱ ص)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ،

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً
وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ط (یونس: ۱۹)

اور لوگ ایک ہی امت تھے پھر مختلف ہوگئے۔

پھر مشیت ایزدی دیکھئے کہ لوگوں کے آزمانے کو ان میں اختلاف اور جھگڑے رونما ہوئے، تاکہ حق و باطل کی معرکہ آرائی میں حق پرست اور باطل پرست ایک دوسرے سے جدا ہو کر معرض ظہور میں آئیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ
أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ
فِيْ مَا آتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا
الْخَيْرٰتِ ط (المائدۃ: ۴۸)

اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے تو بھلائیوں کی طرف پہل کرو۔

اس میں بتایا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو لوگوں کو اختلاف میں نہ پڑنے دیتا ایک ہی عقیدہ پر رکھتا۔ جیسے بنی اسرائیل کو زبردستی طور پر اور جبری و قہری صورت میں توراۃ کو قبول کرا کر چھوڑا کہ ان پر طور پہاڑ کو اٹھا دیا اور وہ خوف کے مارے سجدہ میں گر گئے اور توراۃ کو قبول کر لیا۔ لیکن اللہ چاہتا تھا کہ اے لوگو! وہ تمہارا امتحان لے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مطابق و مناسب اس نے جو تمہیں احکام دیئے کیا تم ان پر صحیح یقین و اعتقاد کے ساتھ ان کو قبول کرتے اور عمل کرتے ہو یا حق کو چھوڑ کر خواہش نفس کے پیچھے چلتے ہو۔ (کمافی ابی السعود)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ،

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ
أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ
فِيْ رَحْمَتِهٖ وَالظّٰلِمُوْنَ

اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر رکھتا لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے اور

مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ (الشوریٰ ۸) ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار۔

ایک اور جگہ فرمایا کہ

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ (ھود: ۱۱۸)

اور اگر تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے مگر جن پر تمہارے رب نے رحم کیا اور لوگ اسی لیے بنائے ہیں۔

تفسیر قرطبی میں ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی دین یعنی اسلام پر ایک ہی امت بنا دیتا اور لوگ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے لیکن جن پر اللہ نے رحم و کرم کیا، وہ ہدایت واعتقاد صحیح پر رہیں گے جبکہ دوسرے اختلاف میں پڑیں گے یعنی اپنا راستہ الگ اختیار کریں گے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے مطابق اختلاف والوں کو اختلاف کے لیے اور رحمت والوں کو اتفاق کے لیے پیدا کیا۔ امام اشہب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا تاکہ ایک فریق جنت میں ہو اور دوسرا فریق جہنم میں اور اہل اختلاف کو اختلاف کے لیے اور اہل رحمت کو رحمت کے لیے پیدا کیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دو فریق بنایا ایک فریق پر رحم کرتا ہے اور دوسرے پر رحم نہیں کرتا۔

(تفسیر قرطبی ج ۹ صفحہ ۱۱۴ - ۱۱۵)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ

اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت بناتا لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہے

مَنْ يَّشَآءُ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (النحل: ۹۳)

اور ضرور تم سے تمہارے کاموں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

یعنی اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت بناتا اور تم سب ایک دین پر ہوتے لیکن اس نے امتحان لینے کو تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیا جس سے تم اختلاف میں پڑے پھر جس پر اللہ کا فضل ہوا وہ ہدایت پر رہا اور جو اس کے فضل و کرم اور ہدایت کا طلبگار نہ ہوا اور ہدایت سے منہ پھیر لیا وہ گمراہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے فضل و کرم کو دور رکھا اور عدل کا مظاہرہ کیا، اور اسے گمراہی کی طرف جانے دیا۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی تھی کہ لوگ اپنی سوجھ سے کام لیں اور حق و باطل کو خود پہچانیں کیونکہ ان پر حق و باطل کے راستے واضح کر دیئے گئے لہٰذا لوگوں کا اختلاف حکمتِ خداوندی اور مشیتِ ایزدی کے تحت ظہور میں آیا۔ جس نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا وہ اہل حق (اہل سنت و جماعت) سے ہوا اور جنتی قرار پایا اور جس نے بصیرت اور صحیح فکر سے کام لینے کی بجائے تعصب و ہٹ دھرمی کا راستہ اختیار کیا وہ گمراہ اور جہنمی ٹھہرا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان " لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ " (ھود آیت ۱۱۸) کہ لوگ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے " سے ظاہر و واضح ہوا کہ اختلاف کبھی ختم نہ ہوگا، حق و باطل کا معرکہ ہمیشہ قائم رہے گا اور لوگ ایک دین پر اکٹھے نہ ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے ان میں سے ایک جنتی اور بہتر دوزخی ہوں گے۔ قرآنی ارشادات کے عین مطابق ہے اور نیز قرآن کے فرمان " يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (النحل: ۹۳) سے معلوم ہوا کہ ایمان و اعتقاد میں پایا جانے والا اختلاف، اہل حق کا اختلاف نہیں لہٰذا اسے فروعی اختلاف نہ سمجھا جائے بلکہ اصولی

اختلاف ہے اور اہل حق اور اہل باطل کا اختلاف ہے ہذا اب کو ہدایت پر سمجھا قرآن وسنت دونوں کے خلاف ہے اہل اہل حق کا باہمی اختلاف فروعی اختلاف ہے کیونکہ یہ عقائد کا اختلاف نہیں فقہی جزئیات میں اختلاف ہے اسے "اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ" فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق رحمت تصور کیا جائے گا اور اہل حق سے مراد صحابہ کرام اور ان کے پیروکار تابعین واتباع تابعین اور ائمہ مجتہدین اور ان کے مقلدین ائمہ اہل سنت ہیں۔

اتفاق کو اپنانے اور اختلاف سے بچنے کا حکم

اللہ تعالیٰ نے دین اور اعتقاد میں اختلاف کرنے سے منع کیا ہے اور آپس میں اتفاق کا حکم دیا ہے، چنانچہ اس کا فرمان ہے کہ:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا۔ (آل عمران، ۱۰۳)

اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔

اس میں حکم دیا گیا کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، قرآن کریم، سنتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماعِ امت جس پر سوادِ اعظم ہیں۔ اللہ کی رسی ہے اور اس میں امت کو ایسے افعال وحرکات اور خیالات وافکار کو اپنانے سے منع کیا گیا ہے جو امت میں تفرقہ کا سبب ہوں۔ اس میں فقہی احکام ومسائل میں اختلاف جیسے ائمہ اربعہ کا اختلاف ہے، کی کوئی مخالفت ثابت نہیں ہوگی۔

فروعی اختلاف

امام قرطبی فرماتے ہیں کہ:

وَلَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى تَحْرِيمِ الاختلاف في الفروع، فإن ذلك ليس اختلافا إذ الاختلاف ما يتعذر معه الائتلاف والجمع. وأما حكم مسائل الاجتهاد فإن الاختلاف فيها بسبب استخراج الفرائض ودقائق معاني الشرع وما زالت الصحابة يختلفون في أحكام الحوادث وهم مع ذلك متآلفون وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم "اختلاف أمتي رحمة" وإنما منع الله اختلافا هو سبب الفساد روى الترمذي عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تفرقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة أو اثنتين وسبعين فرقة والنصارى مثل ذلك وتفترق أمتي على ثلاث وسبعين فرقة، قال الترمذي هذا حديث صحيح

(تفسير القرطبي ج ، ص)

اس آیت میں فروعی مسائل میں اختلاف کے حرام کئے جانے کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ فروعی مسائل میں اختلاف، اختلاف ہی نہیں کیونکہ اختلاف وہ ہے جس کے ساتھ آپس میں جمع ہونا اور اکٹھے ہونا مشکل ہو اور رہا اجتہاد کے مسائل کا حکم تو بلاشبہ ان میں اختلاف فرائض واحکام اور شریعت کے دقیق معنوں کے استخراج واستنباط کی وجہ سے ہے اور صحابہ کرام نئے نئے پیش آنے والے واقعات کے احکام میں ہمیشہ اختلاف کرتے تھے اور اس کے باوجود وہ آپس میں ایک تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کا اختلاف رحمت ہے" اور اللہ تعالیٰ نے تو اس اختلاف سے منع کیا ہے جو فسادِ عقیدہ کا سبب ہو۔ امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور نصاریٰ بھی اسی طرح، اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔